میں نے مدرسہ رحمانیہ میں کیا دیکھا؟

۱۲ر۱۳ر جمادی الاولی ۵۶ھ مطابق ۲۱ر۲۲ر جولائی ۳۷ء کو اپنی شاندار روایات کے مطابق اس سال بھی موسم برسات کا سالانہ تفریحی جشن جس دھوم دھام سے منایا گیا آپ کی لطف اندوزیوں کیلئے اس کا مختصر خاکہ ہم آپ کے سامنے بھی پیش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اب ذیل کا مضمون موصول ہوجانے کے بعد اپنے الفاظ میں کچھ کہنے کے بجائے دوسروں کی زبانی مدرسہ کی کہانی (جس میں اس جشن کا بھی ذکر ہے) سنا دینا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے، مدیر

میں تقریبًا ایک ماہ تک دہلی میں مقیم رہا۔ مدرسہ رحمانیہ میں ٹھیرا، اور اسی ارادے سے ٹھیرا تھا کہ یہاں کے حالات خود دیکھوں اور معلوم کروں۔ بخدا اس مدرسے کو دیکھکر میرا دل باغ باغ ہوگیا۔ طلبا، کو ہرطرح کی راحتیں حاصل ہیں۔ ان کے رہنے کے لئے کشادہ کمرے ہیں۔ ان کے لئے کتابوں کا انتظام مدرسے کی طرف سے ہے۔ ان کے کھانے کا اتنا عمدہ انتظام ہے کہ معمولی گھروں میں بھی یہ کم ہوتا ہے۔ باورچی خانہ ہے جہاں ان کے لئے ہروقت عمدہ غذا تیار کی جاتی ہے۔ سب کو ایک ساتھ بٹھاکر دونوں وقت کھلایا جاتا ہے۔ برف کا پانی موجود رہتا ہے۔ شام کو انھیں بنوٹ اور ورزش کے لئے ایک معروف و مشہور استاد مقرر ہیں۔ پڑھائی کیلئے بہترین ذی علم، خوش عقیدہ اساتذہ مقرر ہیں۔ جو پورے وقت انھیں دلسوزی اور محنت سے پڑھاتے ہیں۔ سہ ماہی امتحان ہوتا ہے۔ پھر شش ماہی، پھر سالانہ امتحان ہوتا ہے جو طلبہ یہاں سے فارغ ہوکر سند لیکر نکلتے ہیں ان میں پوری قابلیت ہوتی ہے۔ ٹھوس علم ہوتا ہے اس وقت ہرجگہ بفضل خدا یہ لوگ علمی خدمتیں انجام دے رہے ہیں مختصر لفظوں میں میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سے بہتر مدرسہ کوئی بھی میری نگاہ سے نہیں گذرا۔

میری موجودگی میں طلبار کو دستور قدیم کے مطابق "قطب" (دہلی کی مشہور سیرگاہ) کی سیر کے لئے دو دن کی چھٹی ہوئی میرا اندازہ ہے کہ تقریبًا دو سو روپے اس میں صرف ہوگئے ہونگے۔ موٹروں پہ گئے موٹروں پر آئے، وہاں آم خوری کے ساتھ پراٹھے اور قورمہ، بریانی اور تنجن انھیں کھلایا گیا۔ جس کیلئے دہلی سے خاص باورچی وہاں گئے ہوئے تھے۔

مدرسے میں ہروقت قال اللہ وقال الرسول کی سہانی صدائیں گونجتی رہتی ہیں۔ طلبار کے اسباق کی ان کے اخلاق کی کافی نگرانی ہے۔ یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ ایک طالب علم کو مہتمم صاحب نے باربار ڈاڑھی نہ مونڈنے کی تاکید کی، لیکن پھر بھی اس نے یہی حرکت کی اور باز نہ آیا تو اسے مدرسے سے خارج کردیا گیا۔ لیکن پھر وہ آیا، سخت نادم ہوا اور توبہ کی تو پھر معاف فرمادیا گیا اور داخل کرلیا گیا۔ پانچوں نمازوں میں باقاعدہ حاضری ہوتی ہے۔ نماز کی غیرحاضری پر، اسباق کی غیرحاضری پر، مدرسے کے اوقات میں مدرسے سے غیرحاضری پر، رات کو پانچ منٹ کی بھی غیرحاضری پر فورًا

بازپرس ہوتی ہے۔ الغرض روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی تربیت یہاں ہو رہی ہے +

مہتمم صاحب باوجود لکھ پتی ہونے کے ایک کھری چارپائی پر دس بجے صبح سے پانچ بجے شام تک بیٹھے رہتے ہیں۔ اور پورے مدرسے کی دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ کبر و غرور آپ کے پاس پھٹکا بھی نہیں۔ طلبا کی بہت عزت کرتے ہیں۔ ان کے دکھ درد کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ کبھی بھی کسی چیز سے ان کا دل میلا نہیں ہونے دیتے۔ آج جبکہ اس گروہ کا کوئی پرسان حال بھی نہیں، خدا نے ان کے دل میں طلبا کی محبت اپنی اولاد کے برابر ڈال دی ہے۔ ان کے لئے نائی مقرر ہے، ان کے لئے ڈاکٹر مقرر ہے۔ ان کے لئے درسگاہوں میں بجلی کے پنکھے لگے ہوئے ہیں ان کے لئے موسمی میوے موجود ہیں۔ ان کے لئے رہنے سہنے کی آسائشیں اور آرام موجود ہیں۔ غرض جس طرح ہم اپنے گھروں میں زندگی گذارتے ہیں، بخدا اس سے کہیں زیادہ بہتر ان کی زندگی بے فکری اور آرام سے یہاں گذر رہی ہے۔ میں تو یہ سین دیکھکر بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت ملکر بھی کوئی ایسا مدرسہ اتنے پیمانے پر اور اتنی آسانیوں والا بنانا چاہے بھی تو مشکل ہے۔ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ وہ اپنے ایک بندے سے اپنے دین کی اتنی بڑی ٹھوس خدمت انجام دلا رہا ہے۔ فالحمد للہ۔

میری دلی دعا ہے کہ پروردگار مہتمم صاحب کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے۔ انھیں جزائے خیر دے۔ اور ان پر ان کی اہل و عیال پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور اس کو ثرِ علم کو ہمیشہ جاری ساری رکھے۔ آمین آمین۔

عبداللہ عرف بدر الہدیٰ مبلغ اسلام ساکن موضع بندی کٹھری ضلع اعظم گڈھ

مسلم

از آزاد اعظمی

اُٹھ کے دکھلا دے زمانے کو جلالِ حیدری / قوتِ بازو سے کر دنیا پہ پھر اب سروری
قسمتِ عالم اشارے پر ترے رقصاں کرے / قوتِ ایماں تری دُنیا کو پھر حیراں کرے
اٹھ کے ناموسِ شریعت کی نگہبانی تو کر / جذبۂ ایماں سے ملت کی جوانی تو کر
ہوگئی حالت تری پہلے سے اب زار و نزار / جامۂ ذلت کو کر دے اٹھ کے اب تو تار تار
دل میں تیرے ولولہ ایماں کا ہو موجزن / تاکہ ہر آتش کدہ کو تو بنا ڈالے چمن
اٹھ! کہ ہر دل میں فروزاں شمعِ ایمانی کرے / زنگ آلودہ دلوں کی پھر سے درمانی کرے
تیری مظلومی کی آہوں میں اثر ہوگا ضرور / ہے مگر لازم کہ دل تیرا ہو پہلے رشکِ طور

ہمنوا بن جائے گا تیرا زمانہ تو اگر
اپنے بازو میں کرے پیدا عمرؓ کا سا اثر